ہائی سرکل

جاسوسی دنیا الہ آباد کی تاریخ

فہرس

باب ۱ اداریے

باب ۲ گوشۂ احباب

باب ۳ متفرقات

باب ۴ اشتہارات

باب ۱

اداریے

پہلا حصہ

جاسوسی دنیا الہ آباد کے ابتدائی شماروں میں پیش لفظ کے عنوان سے ابن صفی خود ہی کتاب کا تعارف کروایا کرتے تھے اور اس کے نیچے "ا ص" درج ہوتا تھا۔ یہ سلسلہ چھبیسویں شمارے تک چلا۔ ان میں سے جتنے دستیاب ہو سکے وہ ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔ حواشی میں ماخذ بھی درج ہیں۔

۴

جاسوسی دنیا کا چوتھا ناول آپ کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اب یہ آپ کے لیے کوئی نئی چیز نہیں رہ گئی ہے۔ ہندوپاکستان کا تقریباً ہر اُردو پڑھنے والا جاسوسی دنیا سے روشناس ہو چکا ہے اور ہر ایک کو اس کا اعتراف ہے کہ فی زمانہ دنیا کی کوئی زبان اتنا دلچسپ لٹریچر اتنی کم قیمت پر پیش نہیں کر رہی۔

آپ اس ناول کو پلاٹ اور تکنیک کے اعتبار سے سابقہ ناولوں سے کہیں زیادہ دلچسپ پائیں گے۔ محیر العقول واقعات، دل دہلا دینے والے مناظر، جرأت و ہمت سے لبریز کارنامے، سارجنٹ حمید کی دلچسپ حرکتیں اور آپ کے ہردلعزیز انسپکٹر فریدی کا عجیب و غریب رول۔ آپ کے پسندیدہ جاسوس آپ کو عجیب و غریب حرکتیں کرتے ہوئے نظر آئیں گے۔ میرا دعویٰ ہے کہ آپ ایک بار کتاب اُٹھانے کے بعد اختتام پر پہنچے بغیر کتاب ہاتھ سے نہیں رکھ سکتے۔

اس ناول کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کوئی خون نہیں ہوا۔ پھر بھی ایسے واقعات سے لبریز ہے کہ دلچسپی بڑھتی ہی جاتی ہے۔

بہرحال ناول آپ کے سامنے ہے۔ آپ خود فیصلہ کیجیے کہ میں اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں۔

تجوری کا راز

یہ بیتی لفظ محمد حنیف کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔

۵

جاسوسی دنیا کا پانچواں شمارہ حاضر ہے۔

اسے آپ گذشتہ شماروں سے بالکل ہی الگ تھلگ پائیں گے۔ اسمیں یورپ کے ایک ایسے خوفناک انسان لیونارڈ کی داستان ہے جس نے سارے یورپ کو ہلا کر رکھدیا تھا۔ یورپ کے بہتیرے اونچے اونچے خاندان اس کی چالبازیوں کا شکار ہو کر تباہ و برباد ہو گئے تھے لیکن سارے یورپ کی پولیس اس کا کچھ نہ بگاڑ سکی جس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ اسے آجتک کسی نے دیکھا ہی نہ تھا۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ کے نامور جاسوس بھی تھک ہار کر بیٹھ رہے تھے۔

ایک بار اچانک ہندوستان میں لیونارڈ کی موجودگی کے متعلق سنا جاتا ہے۔ پولیس اور خفیہ پولیس کے محکموں میں تہلکہ مچ جاتا ہے۔ اسے گرفتار کرنے کے لئے چھ نامور جاسوس تعینات کئے جاتے ہیں۔ ان میں آپکا ہیرو فریدی بھی ہے۔ اسکے بعد محیر العقول واقعات کا ظہور شروع ہو جاتا ہے۔ سارے جاسوس ناکامیاب رہتے ہیں مگر فریدی کے ہاتھ ایک ایسا کلیو (clue) لگ جاتا ہے جس کے ذریعے وہ اس ان دیکھے آدمی پر قابو پا لیتا ہے۔

ہمارا دعویٰ ہے کہ آپ نے ایسی حیرت انگیز داستان اجتک نہ پڑھی ہوگی۔ فریدی کے عدیم المثال کارنامے۔ سرجنٹ حمید کی قہقہہ انگیز باتیں۔ حسن کی رعنائیاں۔ ان کے علاوہ بھی اور کتنی ہی دلچسپ اور نفیس

اڑا دینے والی چیزیں اس چھوٹی سی کتاب میں ایسے انداز سے سموئی گئی ہیں کہ آپ عش عش کر اٹھیں گے۔

فریدی اور لیونارڈ

یہ ہیش لفظ محمد حنیف کی ویب سائٹ سے لیا گیا ہے۔

۱۶

پہلا اڈیشن میری نظر سے نہیں گزرا سکا۔ مندرجہ ذیل پیش لفظ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں چھپے ہوئے ری پرنٹنگ اڈیشن سے لیا گیا ہے مگر یہ پہلے اڈیشن ہی کا معلوم ہوتا ہے۔

انور سیریز کا چوتھا ناول پیش کر رہا ہوں۔ یہ اس سیریز کا چوتھا اور آخری معمولی شمارہ ہے۔ پانچواں ناول اس سیریز کا خاص نمبر ہوگا جس میں انور اور رشیدہ کے ساتھ انسپکٹر فریدی اور سرجنٹ حمید بھی ہوں گے۔ میرا ارادہ تو یہی تھا کہ انور اور رشیدہ کے بارہ ناول پیش کروں گا لیکن اتفاق سے میرے پڑھنے والوں میں دو گروہ ہو گئے۔ ایک کا مطالبہ ہے کہ "فریدی و حمید" سیریز پھر سے شروع کیا جائے اور دوسرا انور سیریز کو بھی پسند کر رہا ہے۔ بہر حال تعداد انہی لوگوں کی زیادہ ہے جو "جاسوسی دنیا" میں صرف فریدی و حمید کے کارنامے دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ شمارے (خاص نمبر) سے پھر فریدی اور حمید کے کارنامے شروع کردوں۔

پیش نظر ناول خونی پتھر میں ایک حیرت انگیز داستان ہے جو ایک سیاہ رنگ کے بیش قیمت پتھر کی چوری سے شروع ہوتی ہے اور ایک بھیانک موڑ پر پہنچ کر ختم ہو جاتی ہے۔ جوان سال پرائیویٹ جاسوس انور اس ناول کے شروع میں ہی ایک بھیانک جال میں پھنس جاتا ہے۔ کیا وہ درحقیقت جال تھا؟ پروفیسر تیموری کو کس نے قتل کیا تھا۔ اس کے بعد پھر ایک قتل اور۔ کیا رابعہ قاتل تھی؟ پروفیسر تیموری کے سیکرٹری کو بھی آپ قاتل سمجھیں گے۔ گلوریا بھی آپ کو قاتل ہی معلوم ہوگی اور سر صغیر احمد تو سو فی صدی قاتل تھا۔ اس ناول کا ہر کردار آپ کو قاتل معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقتاً قاتل کون تھا؟ یہ معلوم کر کے آپ انگشت بدنداں رہ جائیں گے اور قتل کا مقصد؟ وہ بھی قاتل ہی کی طرح حیرت انگیز ثابت ہوگا۔ "انور اور رشیدہ" کی دلچسپ نوک

جھونک۔ سرکاری جاسوس انسپکٹر آصف سے جھڑپیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہتیری دلچسپیاں۔

جون ۱۹۵۳ء [؟]: خونی پتھر

۱۸

پہلا اڈیشن میری نظر سے نہیں گزرسکا۔ مندرجہ ذیل پیش لفظ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں چھپے ہوئے ییکرنگ اڈیشن سے لیا گیا ہے مگر یہ پہلے اڈیشن ہی کا معلوم ہوتا ہے۔

خاص نمبر کے بعد فریدی اور حمید کا دوسرا کارنامہ پیش کر رہا ہوں۔ یہ ایک رنگین مزاج اور دولتمند لڑکی کی داستان ہے جس کا منگیتر عجیب و غریب حالات میں موت کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کا عاشق جیل میں پہنچ جاتا ہے۔

عالیہ ایک رنگین مزاج لڑکی تھی۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور ساتھ ہی ساتھ آزاد خیال بھی تھی۔ روزانہ نئے نئے دوست بناتی تھی۔ لہٰذا اس حادثے کے رونما ہونے پر لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ عالیہ بھی اس سازش میں شریک تھی۔ ممکن ہے اس نے کسی نئے دوست کی خاطر ان دونوں کو اپنے راستے سے ہٹانے کی کوشش کی ہو۔ بظاہر حالات عالیہ کے خلاف ہی تھے۔

لیکن فریدی اس کیس کو اتنا سطحی نہیں سمجھتا۔ وہ ایک ایسی حیرت انگیز بات دریافت کرتا ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے اور پھر وہ صحیح مجرم کو منظر عام پر کھینچ لاتا ہے۔ سرجنٹ حمید نے بھی اس داستان میں کئی کارنامے انجام دیے ہیں۔ قہقہے بکھیرے ہیں۔

اکتوبر ۱۹۵۳ء [؟]: عجیب آوازیں

۲۰

اس بار ایک ہیجان آفرین داستان پیش کر رہا ہوں۔ میں نے شروع ہی سے اس بات کا خیال رکھا ہے

کہ میرے ناولوں میں یکسانیت نہ پیدا ہونے پائے۔ اس سلسلے میں کتنی کدوکاوش کرنی پڑتی ہے یہ لکھنے والے کا دل ہی جانتا ہے! ہو سکتا ہے کہ اس کوشش میں مجھ سے کہیں لغزش بھی ہو گئی ہو! لیکن ایمانداری سے بتایئے گا کہ کبھی آپ نے میرا کوئی ناول پڑھتے وقت کہیں پر کسی قسم کی اکتاہٹ بھی محسوس کی؟ اگر نہیں تو پھر چاہے وہ موت کی آندھی جیسا science fiction ہو چاہے بھیانک جزیرہ جیسا "سندباد کا سفر" آپ کو کوئی شکایت نہ ہونی چاہیے۔ کچھ بھی ہو آپ میرے ناولوں کو پڑھتے وقت یہ ضرور محسوس کریں گے کہ میں امکانات سے آگے نہیں بڑھتا اور کہانی میں realism کا بھلے ہی قائل نہ ہوں لیکن کم از کم آپ کو میرے یہاں realistic treatment ضرور ملے گا! ان چند سطروں کو دل چاہے اپنے خطوط کا جواب سمجھئے، دل چاہے اگلے ناول کا پیش خیمہ۔

اس ناول میں ایک تحیر خیز داستان پیش کی گئی ہے جو ایک پر اسرار روشنی سے شروع ہو کر ایک خوفناک سازش کے انکشاف پر ختم ہو جاتی ہے۔ آپ کو اس میں ایسے جوان آدمیوں کی لاشیں ملیں گی جو مرنے کے بعد بوڑھوں کی طرح سفید ہو گئے تھے۔ ایک خوفناک عورت جو فریدی پر کوڑے برساتی ہے۔ ایک ایسا منظم گروہ جسے سراغرسانوں کی ہر اسکیم پہلے ہی سے معلوم ہو جاتی تھی۔ فریدی انہیں کس طرح پکڑتا ہے؟ سونے کی ناجائز برآمد کے پردے میں کیا ہو رہا تھا۔ ایک سنسنی خیز انکشاف۔ نیلی روشنی بجائے خود ایک تہلکہ تھی۔ ایک ہیجان تھی۔ لیکن اس کی حقیقت کیا تھی؟ ان سب باتوں کا جواب انسپکٹر فریدی کی زبانی سنئے۔ سرجنٹ حمید بھی اس ناول میں آپ کو کافی چاق و چوبند نظر آئے گا۔ اور اس کے قہقہے؟ بھلا انہیں کون روک سکتا ہے۔ اس کی عجیب و غریب حرکتوں پر بھلا کون پابندی عائد کر سکتا ہے۔ بہر حال کارناموں سے بھرپور ناول پیش کر رہا ہوں۔

اکتوبر ۱۹۵۳ء: نیلی روشنی

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ حالت خستہ، سرورق ندارد۔

جاسوسی دنیا کا تیسرا خاص نمبر پیش کر رہا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ گذشتہ نمبروں کی طرح اسے بھی پسند کریں گے۔ اس میں آپ کو وہ سب کچھ ملے گا جو ایک سراروسراغرسانی کے ناول کے لئے ضروری ہے۔ اس میں آپ کو دو بہت ہی عجیب وغریب کردار ملیں گے۔ ایک ارسلانوس کا کردار اور دوسرا جمیلہ کا۔ خصوصاً جمیلہ کے کردار کے لئے میں دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اُردو میں بالکل نیا ہے اور انگریزی میں بھی کم از کم میری نظروں سے اس قسم کا کوئی کردار نہیں گذرا۔

جمیلہ کا کردار دوہری شخصیت (dual personality) کا حامل ہے۔ دن میں وہ کچھ نظر آتی ہے اور رات میں کچھ۔ میں نے اُس کا نفسیاتی تجزیہ کرنے کی بھی کوشش کی ہے اور اس کا فیصلہ آپ پر چھوڑتا ہوں کہ میں اس میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں۔

اس داستان کی شروعات ایک ایسے کتے کے رونے کی آواز سے ہوتی ہے جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ وہ سینکڑوں برس سے اسی طرح روتا آرہا ہے۔ جمیلہ خود کو اب سے ہزاروں سال قبل کی دنیا کی باشندہ سمجھتی ہے اور نہ صرف اُسے بلکہ دوسروں کو بھی اُس کے گھر میں ہزاروں سال قبل کے آدمی دکھائی دیتے ہیں۔ حکیم ارسلانوس کبھی پاگلوں کی سی باتیں کرتا ہے اور کبھی یونان کے قدیم فلسفیوں کے متعلق بحث کرتا نظر آتا ہے۔ آپ اُس باؤلی کو کبھی نہ بھلا سکیں گے جہاں فریدی نے خلا میں انسانی کھوپڑیوں کا ناچ دیکھا تھا۔ انسانی کھوپڑیاں جن میں چراغ جل رہے تھے۔ اور فریدی کا ریوالور بھی فضا میں معلق ہو کر انہیں کھوپڑیوں کے ساتھ ناچنے لگا تھا۔ سرجنٹ حمید کی بوکھلاہٹوں کا لطف تو اس ناول میں آئے گا۔ کبھی آپ منہ دبائیں گے اور کبھی پیٹ۔

نومبر ۱۹۵۳ء: شاہی نقارہ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ حالت خستہ، سرورق ندارد۔

۲۳

پہلا اڈیشن میری نظر سے نہیں گزر سکا۔ مندرجہ ذیل پیش لفظ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں چھپے ہوئے کیرِنگ اڈیشن سے لیا گیا ہے مگر یہ پہلے اڈیشن ہی کا معلوم ہوتا ہے۔

قاتل سنگریزے کو آپ ہر حیثیت سے دلچسپ پائیں گے۔ اس میں تحیر، مزاح، کردار نگاری و رداستان کی دلچسپی سب کچھ موجود ہے۔ ایک کرنل کی موت پراسرار حالات میں ہوئی۔ وہ اپنے ریوالور سے کسی پر حملہ کرتا ہے مگر خود مر جاتا ہے لیکن اسے گولی نہیں لگی تھی۔ اس کا بھائی پھول توڑتے وقت چیخ کر گرتا ہے اور مر جاتا ہے۔ پھر بھتیجا اپنی کار میں بیہوش پایا جاتا ہے۔ آسمان سے مردہ پرندوں کی بارش، ایک عجیب و غریب جانور کا تذکرہ جس کا نام کوئی نہیں جانتا تھا۔ پُراسرار آدمی کی داستان جس سے سب خائف رہتے تھے جو نوجوان لڑکیوں کو اٹھا لے جاتا تھا۔ جس نے کرنل سے انتقام لینے کی قسم کھائی تھی۔ فریدی اس ناول میں بہت پرسکون نظر آتا ہے لیکن وہ خاموشی سے کیا کرتا رہا تھا؟ انکشاف ہوتے ہی آپ چونک پڑیں گے۔ ایک لڑکی تین مرد۔ سرجنٹ حمید نے دل پر جبر کر کے ہاتھ پیر ہلائے تو ایک حماقت کر بیٹھا، لیکن وہ حماقت بھی کام آ گئی۔

جنوری ۱۹۵۴ء [؟]: قاتل سنگریزے

۲۴

پہلا اڈیشن میری نظر سے نہیں گزر سکا۔ مندرجہ ذیل پیش لفظ ۱۹۸۰ء کی دہائی میں چھپے ہوئے کیرِنگ اڈیشن میں شامل ہے مگر پہلے اڈیشن ہی کا معلوم ہوتا ہے۔

یہ ناول ایک بالکل ہی نوکھی اور نئی کہانی پیش کرتا ہے۔ جرم کرنے والوں میں sadist یا اذیت کوش آج کل نمایاں نظر آتے ہیں۔ آئے دن آپ نے اخباروں میں کم عمر لڑکوں اور لڑکیوں کے اغوا اور بعد میں ان

کے بے رحمانہ قتل کے بارے میں پڑھا ہوگا۔ آپ اسے یقین مانیں کہ ایسے بھیانک جرائم کے پیچھے ایسی معصوم صورتیں بھی ہوتی ہیں جن کی طرف کسی کا گمان بھی نہیں جا سکتا۔ یہ اپنے جنسی دباؤ سے مجبور ہو کر اس حد تک خطرناک مریضانہ اور بھیانک شکل اختیار کر لیتی ہیں کہ انہیں انسانی ہڈیوں کے چچوڑنے میں رسیلی جلیبیوں کا مزہ آتا ہے۔

ایسا ہی ایک کردار آپ کو اس ناول میں ملے گا۔ میاں حمید بھی اس مرتبہ کافی چاق و چوبند ہے۔ انہوں نے محض باتیں نہیں بنائیں بلکہ کچھ کیا بھی ہے۔

آئندہ شمارہ جوبلی نمبر ہوگا۔ جاسوسی دنیا اب تک چوبیس ناول پیش کر چکی ہے۔ اپنی دو سال کی شاندار کامیابی اور لازوال کارناموں کی یادگار مناتے ہوئے اس کا پچیسواں ناول خوفناک ہنگامہ جوبلی نمبر کی صورت میں پیش کیا جائے گا۔ اس کی پوری طرح کوشش کی جا رہی ہے کہ یہ ناول ایک غیر فانی کارنامہ بن سکے۔ اس کے صفحات میں بھی دوسرے خاص نمبروں کے مقابلہ میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس کے ایک ایک جز پر جاسوسی دُنیا کا ادارہ شبانہ روز محنت کر رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ جوبلی نمبر دیکھ کر ایک بار چونک ضرور پڑیں گے۔ اس کی چھپائی ایک نیا تجربہ، اس کا سرورق ایک نیا حُسن لے کر آپ کے سامنے آئے گا۔

خوفناک ہنگامہ کی کہانی کے لیے میں زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ لیکن اتنا ضرور کہوں گا کہ اب تک جتنے ناول مَیں نے چیلنج کے ساتھ لکھے ہیں، انہیں آپ سب نے پسند کیا ہے۔ جوبلی نمبر بھی اسی اعتماد کے سہارے لکھ رہا ہوں اور آپ یقین کیجیے کہ پڑھنے کے بعد آپ اُسے زندگی بھر نہیں بھول سکتے۔

خوفناک ہنگامہ میں آپ کو ایک بار پھر آپ کے محبوب کردار انور اور رشیدہ ملیں گے۔ حمید نے تو اس بار کمال ہی کیا ہے۔ یقیناً اس کی سنجیدگی آپ کو چونکا دے گی۔ فریدی کو اس بار ایک عجیب و غریب عورت سے ٹکر لینا پڑی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یورپ کے تین نامور جاسوس فریڈرک، شلائز اور گارساں سے فریدی کی مڈبھیڑ۔ بھیانک ہڈیوں کے پنجر، عجیب و غریب مچھلی اور دوسری دلچسپیاں آپ کو ملیں گی جن کے لیے جاسوسی دنیا مشہور ہے۔

فروری ۱۹۵۴ء [؟]: پتھر کی چیخ

خوفناک ہنگامہ میں نے چیلنج کے ساتھ لکھا ہے اور اسی چیلنج کے ساتھ جوبلی نمبر کی صورت میں اسے پیش کر رہا ہوں۔ تحیر اور استعجاب۔ قدم قدم پر نئی دھڑکنیں اور نئے ہنگامے ایک ایسا ماحول آپ کے سامنے لائیں گے کہ آپ بہر حال یہ ضرور سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ جاسوسی ادب نے ایسا کارنامہ آج تک کسی زبان میں نہیں پیش کیا ہے۔

اس کہانی کے مجرم کوئی معمولی انسان نہیں ہیں۔ فریڈرک ہٹلانز اور گارساں تین بھیانک انسان جن کی آپس کی لڑائی نے فریدی جیسے ذہین، نڈر اور باحوصلہ شخص کو پریشان کر دیا۔ ایک بین الاقوامی مجرم، ہندوستان کے ایک عظیم سائنسدان سے ایک گہرا راز حاصل کرنے کے لیے کتنے خون کر ڈالتا ہے۔ مجرموں کا یہ گروہ انہیں میں سے ہے جس نے مسولینی کو دوسری جنگ عظیم کے دوران فرار ہونے میں مدد دی تھی۔

میاں حمید کا کردار آپ لوگوں کے لئے ہمیشہ ایک بحث کا موضوع رہا۔ وہ مسخرہ ہے کھلنڈرا ہے۔ ہر وقت زندگی کی تیز دھوپ سے بچنے کے لیے قہقہوں کے رنگ میں محل تیار کرتا رہتا ہے۔ مگر یہ بھی تو دیکھئے کہ جب وہ کام کرنے پر آتا ہے تو فریدی بھی تعجب میں پڑ جاتا ہے۔ اس کی بہادری اور تیزی اپنی جگہ پر اٹل ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ خود مذاق بن کر دوسروں کو مضحکہ خیز بنا کر لطف اٹھاتا ہے۔

جوبلی نمبر کی صوری خوبصورتی کے لئے مجھ سے زیادہ میرے ادارہ کے افراد مستحق مبارکباد ہیں جنہوں نے دن رات ایک ایک چیز پر محنت کی ہے۔ یہ دوہری رنگین چھپائی، واقعات کی یہ مصوری اور خاکے، یہ حسین حاشیے، سرورق کی یہ جگمگاہٹ ان سب میں میرے ساتھی شریک رہے اور انہیں کے تعاون کی بنا پر میں یہ بھی چیلنج کرتا ہوں کہ اتنی ضخیم کتاب اس شاندار گٹ اپ کے ساتھ کوئی نہیں پیش کر سکتا۔

میں سنسنی خیز اشتہار بازی کا قائل نہیں ہوں اور جو کچھ بھی کامیابی جاسوسی دنیا کے ناولوں نے حاصل کی ہے وہ اسی بنا پر کی ہے کہ جب بھی آپ سے جو وعدہ کیا گیا اسے حتی الامکان پورا کیا گیا۔ اردو میں کسی مصنف کو یہ فخر حاصل نہیں ہے کہ اس کی کتابیں سال بھر میں ڈیڑھ لاکھ سے زاید فروخت ہوتی ہوں اور

جاسوسی دنیا کے ناولوں کے مصنف یعنی اس خاکسار کو یہ فخر صرف آپ کے ذوقِ سلیم اور اپنے ساتھیوں کے تعاون کی بنا پر حاصل ہے۔

مجھے اُمید ہے کہ جو کچھ بھی میں نے وعدہ کیا تھا جوبلی نمبر کو آپ اُس سے بھی بڑھ چڑھ کر پائیں گے اور میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاً اللہ آئندہ خاص نمبر میں آپ کو اس سے بھی زیادہ صوری و معنوی خوبیاں نظر آئیں گی۔

مارچ ۱۹۵۴ء: خوفناک ہنگامہ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

اپنے بھائیوں سے

خوفناک ہنگامہ (جوبلی نمبر) کے سلسلے میں آپ سب کے حوصلہ افزا خطوط میرے لئے باعثِ فخر ہیں۔ میں آپ سب کی محبت کا مشکور ہوں۔ جاسوسی دنیا کے ناولوں کی بے عدیم المثال مقبولیت، اس کے خاص نمبروں کی یہ دھوم آپ کی محبت اور خلوص کا ثبوت ہے۔ میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اس قلم کی ہر جنبش اور ان ہاتھوں کی ہر کوشش آپ کیلئے وقف ہے۔ آپ ہمیشہ جاسوسی دنیا کے ناولوں میں ایک نئی بات ایک نئی دلچسپی اور ایک نیا انداز پائیں گے۔

آپ کے مشورے، آپ کی پرخلوص رائے کا مجھے ہمیشہ خیال رہا ہے اور اسی کے سہارے جاسوسی دنیا اس منزل تک پہونچی ہے۔ اپنے بہت سے دوستوں کی خواہش اپنی تصویر کے بارے میں نہ پوری کر سکا۔ بہر حال تاہم یقین دلاتا ہوں کہ تصویر کی صورت میں بھی جلد ہی حاضرِ خدمت ہو سکوں گا۔

آئندہ خاص نمبر کی تیاری شروع کر دی ہے۔ آپ اسے گذشتہ خاص نمبروں سے آگے ہی پائیں گے۔ اور مجھے بھروسہ ہے کہ پچھلے چار خاص نمبروں کے مقابلہ میں آنے والے خاص نمبر کو آپ زیادہ پسند کریں گے۔

مجھے اتنے زیادہ دوستوں اور بھائیوں نے جوبلی نمبر کی کامیابی کی مبارکبادی کے سلسلے میں یاد کیا ہے کہ

فرداً فرداً جواب دینا ناممکن ہے۔اس لئے جاسوسی دنیا کے صفحات پر مل رہا ہوں۔
ایک بار پھر جوبلی نمبر کی پسندیدگی کے شکریہ کے ساتھ

آپ کا اپنا

ابن صفی

اپریل ۱۹۵۴ء: دوہرا قتل

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

دُوسرا حصہ

جاسوسی دنیا شمارہ نمبر ۲۶ سے کتاب کا تعارف کروانے کی ذمہ داری عباس حسینی نے لے لی۔اس تعارفی تحریر کا عنوان 'اداریہ' ہوتا تھا اور متن کے نیچے اُن کا نام درج ہوتا تھا۔شمارہ نمبر ۲۶ سے ۸۸ تک جو پہلے اڈیشن دستیاب ہو سکے اُن کے اداریے ذیل میں پیش کیے جا رہے ہیں۔

۲۶

خوفناک ہنگامہ جاسوسی دنیا کا جوبلی نمبر جس شان وشکوہ سے نکلا اُسی طرح اُس کا خیر مقدم بھی کیا گیا۔لوگوں کے انتظار اور جاسوسی دنیا سے محبت کا وہ نظارہ قابل دید تھا جب شائع ہونے سے قبل دفتر میں ہزاروں شائقین کے سوالیہ چہرے گھومنے لگے۔''جوبلی نمبر آیا؟'' یہ سوال ہر لمحہ شدت اختیار کرتا گیا۔
اور پھر جوبلی نمبر کے بازار میں آتے ہی تار اور خطوط ڈھیر ہونے لگے۔دوبارہ فرمائش،ابن صفی کے چاہنے والوں کے مبارکبادی کے محبت نامے جاسوسی دنیا کو ایک نئے تجربے پر شاباشی اور یہ سب اتنی زیادہ تعداد میں موصول ہوئے کہ گذشتہ ریکارڈ بھی توڑ گئے۔جوبلی نمبر کی اشاعت اُردو میں یقیناً ایک نئے باب

کا اضافہ ہے اور یہ حقیقت ہے کہ ابن صفی کا سحر طراز قلم ہمیشہ نئی چیزیں اور نئے واقعات سامنے لاتا ہے۔

اس ناول میں اُس کے قلم نے حیرت انگیز انگڑائی لی ہے۔ پچیس لازوال ناول پیش کرنے کے بعد اس بار اس نے ایک بالکل نیا اور عجیب وغریب ماحول لیا ہے۔ آپ کو اس میں دو بڑے دلچسپ کردار ملیں گے۔ مگر وہ ایک تھے؟ ساری دنیا انہیں دو دیکھتی تھی لیکن وہ اپنے کو ایک ہی کہتے تھے۔ دونوں بیک وقت بولتے تھے۔ ایک ساتھ چلتے تھے۔ آوازوں میں کوئی فرق نہ تھا۔ پھر وہ کون تھے؟ آپ اپنے قہقہوں کو کسی طرح نہیں روک سکتے۔ اور ایک حیرت انگیز بھیانک قتل؟ جو بھی مقتول کو دیکھتا ہے وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ بیٹھا ہوا کچھ سوچ رہا ہے؟ اس کی پشت میں دو خنجر پیوست ہیں۔ مگر خنجر پیوست ہونے سے پہلے وہ قتل کر دیا گیا تھا۔ قاتل کون تھا؟ وہ دونوں؟ فوزیہ؟ شمس؟ یا پھر کون؟

سرجنٹ حمید فریدی سے ایک نئی بات سیکھتا ہے۔ قتل بھی رجسٹرڈ یا بک پوسٹ ہوتے ہیں۔ جی ہاں! ٹکٹ کے ذریعہ خون؟ آپ تفصیل پر جب پہونچیں گے تو اچھل پڑیں گے۔

ایشیا کا واحد [؟] ناول نگار ابن صفی دنیا کا واحد مصنف ہے جو مزاح، رومان، تحیر، استعجاب، ہوشربا، سنسنی خیز، بھیانک اور جرائم سے متعلق واقعات کو ایک سانچے میں ڈھال دیتا ہے۔ اس کا جواب اُردو ادب ہی میں نہیں عالمی ادب میں بھی نہیں۔ ابن صفی پچیس ناولیں پیش کر کے اپنا یہ چیلنج منوا چکا ہے کہ وہ اپنی طرز کا واحد ادیب ہے۔

اپریل ۱۹۵۴ء :دوہرا قتل]

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

۲۸

لاشوں کا آبشار جاسوسی دنیا کا خاص نمبر ہوگا۔ اس سے قبل چار خاص نمبر موت کی آندھی، بھیانک جزیرہ شاہی نقارہ اور خوفناک ہنگامہ (جوبلی نمبر) عدیم المثال مقبولیت کے ریکارڈ قائم کر چکے ہیں۔ آخر کے تین نمبروں کا دوسرا ایڈیشن بھی شائع ہو چکا ہے۔ اور موت کی آندھی کے دوسرے ایڈیشن کی تیاریاں ہو رہی

ہیں۔

ایسے عظیم الشان، بے نظیر اور شاندار ناول پیش کرنے کے بعد جاسوسی دنیا کا انیسواں ناول لاشوں کا آبشار مصنف ابن صفی بطور خاص نمبر پیش کر رہے ہیں۔ اپنے گذشتہ معیار اور عالمگیر شہرت کی بنیاد پر ابن صفی نے اسے بھی ایک عالمی کارنامہ بنانے کا عہد کیا ہے۔ ان کا یہ چیلنج ایک بار پھر دنیا کے بہترین دماغوں میں کھلبلی مچا دے گا۔ لاشوں کے آبشار میں دھڑکنیں ہیں، ہر ہر قدم پر کبھی نہ مٹنے والا تحیر ہے تعجب ہے سنسنی ہے رونگٹے کھڑے کر دینے والا عجیب وغریب ماحول ہے فریدی اور حمید کے دل ہلا دینے والے کارنامے ہیں، سازشیں ہیں۔ ایک ایسا خوفناک انسان ہے جسے دیکھ کر فریدی کو دانتوں پسینے آ جاتے ہیں۔ ایک ایسی عورت ہے جو خود کو پھول سمجھتی ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ وہ تالاب میں اُگی تھی! مگر وہ پاگل نہیں! حسن کی چنگاریاں ہیں اور عشق کی کروٹیں ہیں، گیتوں کے ہار ہیں اور ان سب کے علاوہ حمید کی قہقہہ شگاف باتیں ہیں۔ دنیا کے وہ معرکۃ الآرا کردار فریدی اور حمید کا یہ انوکھا اور اچھوتا کارنامہ صرف ابن صفی ہی کا قلم پیش کر سکتا ہے۔ جاسوسی دنیا کا آئندہ ناول خاص نمبر ہوگا۔ گٹ اپ اور جملہ ظاہری خصوصیات کے اعتبار سے بھی آپ اسے گذشتہ خاص نمبروں سے بڑھ چڑھ کر پائیں گے۔

ابن صفی کا یہ کارنامہ آئندہ ناول کی صورت میں بطور خاص نمبر جون کے دوسرے ہفتے میں دیکھئے۔

اِس ناول کی کہانی اپنے پیچیدہ پلاٹ کے اعتبار سے دنیا کی چند انتہائی پراسرار کہانیوں میں سے ایک ہے۔ ایک شخص جو قاتل ہے! مگر جو بے گناہ ہے! ایک عورت جس نے شوہر کو دھوکا دیا! ایک عجیب وغریب گڑیا! ایک آدمی جو گرمیوں میں پاگل ہو جاتا ہے۔ جس کی مونچھیں، ابرو، پلکیں، چندیا سب کچھ صاف تھی! قتل کا ایک حیرت انگیز کیس! جس میں میاں حمید بے پناہ طور پر دلچسپی لے رہے ہیں۔ حمید کے انوکھے لطیفے، اُس کے قہقہے آپ کبھی نہ بھول سکیں گے۔ فریدی نے زیادہ پریشانی نہیں اٹھائی مگر ایک منزل پر پہونچکر وہ بھی چکرا جاتا ہے! ابن صفی کا یہ دلچسپ، پراسرار کارنامہ آپ بار بار پڑھیں گے۔

جون ۱۹۵۴ء: بیگناہ مجرم

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

گیتوں کے دھماکے میں ابن صفی نے ایک نیا اسٹائل سامنے رکھ کر اُردو میں ایک خوبصورت باب کا اضافہ کیا تھا۔ سیاہ پوش لٹیرا صرف اُردو میں نہیں بلکہ عالمی ادب میں ایک کارنامہ ہے۔ اس کے مرکزی کردار سیاہ پوش لٹیرے سے ملنے۔ اسے عوام نے مسخرے بھیڑیئے کا خطاب دیا تھا۔ اس کی شخصیت بیحد حیران کن تھی۔ جرائم کی دنیا میں وہ انوکھا مجرم تھا جس نے کبھی خون سے ہاتھ نہیں رنگے اور یہ تو بہت بڑی بات ہے اُسے مار پیٹ تو کیا کسی کو دھکا دینا بھی گوارا نہ تھا۔

ایک ایسے عجیب وغریب کردار کی تخلیق اور اُسے اتنے حیرت انگیز اور کامیاب طریقے سے پیش کر کے ابن صفی نے اُردو جاسوسی ناول نگاری کو عالمی جاسوسی ادب کے شانہ بشانہ کھڑا کر دیا ہے۔ مجھے کہنے دیجئے کہ ایسا کردار بہرام اور آرسین لوپن کے کارناموں میں بھی نہیں ہے۔ اس مقام پر کانن ڈائل، ٹلچر، لیبلانک، پیٹر شینی، لسلی چارٹرز، بوتھبی، گارڈنر اور آگاتھا کرسٹی کے قلم بھی ناکام رہے۔ لٹیرا اور تشدد سے دُور! مار پیٹ اور خون سے متنفر!

اور اس دنیا کے آٹھویں عجوبے کو ابن صفی نے ایک حقیقت بنا کر رکھا ہے۔

اس کہانی کا پہلا منظر ہنساتے ہنساتے پیٹ میں بل ڈال دیتا ہے۔ زہرہ جمال کے گھر پہونچ کر تو میاں حمید کی بوکھلاہٹیں قابل دید ہوتی ہیں۔ ایک وقت ایسا بھی آتا ہے جب حمید ایک لڑکی کے پیر کا انگوٹھا چوسنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس میں آپ کو "بداخلاق کتے" ملیں گے۔ اُن کی بداخلاقی تعجب خیز بھی ہے اور مضحکہ انگیز بھی۔ ایک عجیب وغریب ہار جس کی حصولیابی کے لئے فریدی اور وہ لٹیرا دونوں کوشش کرتے ہیں۔ فریدی کس طرح کامیاب ہوتا ہے؟ وہ لٹیرا کون تھا؟ اس کی شخصیت جب منظر عام پر آتی ہے تو لوگ حیرت سے چیخ اُٹھتے ہیں۔ آخر کیوں؟ اِن سب کا جواب آپ کو ناول کے صفحات ہی دے سکیں گے۔

جاسوسی دنیا کا آئندہ شمارہ صف کے بھوت خاص نمبر ہوگا۔ اس سے قبل پانچ عظیم الشان خاص نمبر اور چھبیس عام ناول پیش کر کے جاسوسی دنیا اپنی دھاک بٹھا چکا ہے۔ جاسوسی دنیا کی کامیابی پہلے ایک چیلنج تھی

اورآج پہاڑ کی طرح ایک اٹل حقیقت بن چکی ہے کہ سارے ایشیا میں کسی بھی زبان میں اتنا کثیر الاشاعت ماہنامہ اور ہر ماہ ایک بے حد دلچسپ ناول پیش کرنے والا ادارہ کوئی نہیں ہے۔ ایشیا کی تمام زبانوں میں یہ فخر اردو ہی کو حاصل ہے اور اُردو کے اس فخر پر جاسوسی دنیا کو ناز ہے اور جاسوسی دنیا کی یہ کامیابی ابن صفی کی رہین منت ہے۔

تو اس طوفانی ہنگامہ خیز اور ملک کے سب سے بڑے مصنف ابن صفی کا یہ کارنامہ برف کے بھوت ایک اور جگمگاتی مشعل بلند کرے گا۔ برف کے بھوت میں کچھ اور دلچسپیاں بھی ملیں گی۔ اس میں غزالہ ملے گی، یاسمن کے پھولوں کی طرح تروتازہ جسے دیکھ کر فریدی کو بھی رومان یاد آجاتا ہے! ہیبتناک بھوت، خوفناک لڑائیاں، ڈیڑھ فٹ لمبے پیروں کے نشانات کا راز، سرجنٹ حمید کے قہقہہ انگیز کارنامے اور وہ تمام دلچسپیاں جن کے لئے ابن صفی کا قلم شہرت رکھتا ہے۔

برف کے بھوت ابھی سے اپنے لئے محفوظ کرالیں ورنہ آپ جانتے ہیں کہ اکثر ابن صفی کے ناولوں کیلئے تین اور چار چار ایڈیشن تک زحمت اٹھانا پڑتی ہے۔

اکتوبر ۱۹۵۴: سیاہ پوش لٹیرا

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔

۳۴

پرہول سناٹا میں ابن صفی نے ایک نیا تجربہ کیا ہے!

مجرم ذہن کس طرح اپنے حالات پر پردہ ڈالتا ہے؟ وقت آنے پر وہ کتنا بے رحم، سفاک اور درندہ صفت ثابت ہوسکتا ہے؟ اس کا اندازہ اس کہانی کے دو بھیانک کرداروں سے ہوسکے گا۔ اس کہانی کی دوسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ لوگ جو سوسائٹی کے ایک اہم رکن سمجھے جاتے ہیں جنکے عزت و وقار کی داستانیں زباں زدِ عام ہوتی ہیں۔۔۔ وہ اگر جرائم پر اتر آئیں تو کتنے خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔

پرہول سناٹا ہمیں ابن صفی کے اُن گذشتہ کارناموں کی بیساختہ یاد دلاتا ہے جن میں فریدی اور لیونارڈ،

مصنوعی ناک، موت کی آندھی اور نیلی روشنی خاصی شہرت رکھتے ہیں۔ پرہول سناٹا پڑھ کر آپ یہ محسوس کر سکیں گے کہ ابن صفی کا یہ شاہکار اپنے اُن سابقہ کارناموں کو کہیں پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ ابتک انہوں نے جتنے بھی کارنامے سامنے رکھے ہیں، پرہول سناٹا تحیر واستعجاب، اسرار، سراغرسانی، رونگٹے کھڑے کر دینے والے واقعات کے اعتبار سے سب سے بازی لے گیا ہے۔ فریدی نے جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ اپنی جگہ پر اٹل ہیں لیکن حمید بھی اس بار بہت آگے رہا ہے!

خاص نمبر برف کے بھوت جاسوسی دنیا کی قدیم روایات کے مطابق شاہانہ طور پر عوام کے سامنے آیا اور اُس کا سواگت بھی اُسی طریقہ پر ہوا۔ برف کے بھوت کی یہ کامیابی ابن صفی کے اُسی قلم کی جولانیوں کی رہین منت ہے جس کا چیلنج ہے کہ وہ خود ہی اپنے ریکارڈ توڑنے کی قدرت رکھتا ہے۔

ابن صفی کی طرف سے اُن لاکھوں پڑھنے والوں کا شکریہ! جن کے بیشمار حوصلہ افزا خطوط کا انبار ہماری ہمت افزائی اور ابن صفی کی لافانی عظمت کا ایک نشان ہے!

اس شمارے میں خبروں کی دلچسپیوں کیساتھ آپ ترتیب میں بھی خوشگوار تبدیلی محسوس کریں گے اور اُمید ہے کہ آپ اُسے پسند کریں گے۔

دسمبر ۱۹۵۴ء: پرہول سناٹا

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ خبریں اصل ناول سے پہلے کے صفحات پر شائع ہوتی تھیں۔ شمارہ ۴۹ کے اداریے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ محکمہ ڈاک کے تقاضے پر شامل کی گئی تھیں۔

چیختے دریچے میں ابن صفی مزاح وتحیر کے نئے پھول کھلاتے ہیں۔

برف کے بھوت کے بعد سے اُن کے قلم نے جو حیرت انگیز انگڑائی لی ہے اُسکی جھلکیاں پرہول سناٹا میں ملتی ہیں مگر چیختے دریچے میں یہ انداز اپنی پوری اُٹھان پر ہے۔ اس بار انہوں نے بہت ہنسایا ہے۔

ٹماٹروں کی شاندار لڑائی، پروفیسر ٹی اے جھوس، انڈے کی چھڑ ردیاں، پروفیسر چنگھاڑنی، ڈاکٹر زیتو اس طرح سامنے آتے ہیں کہ ہنستے ہنستے پیٹ میں بل پڑ جاتا ہے لیکن قہقہوں کے ان لالہ زاروں میں ایک عجیب و غریب اور سنسنی خیز کہانی ہے۔ ایک عورت کا قتل اور اس کے بعد اس کے تاجر شوہر کا قتل۔ ڈی آئی جی کی لڑکی کے سسرال والوں کا اس قتل سے تعلق، لنگڑی کوٹھی کا راز، رفعت نعیم کی موت، یہ سب واقعات اتنے پُراسرار ہیں کہ ہر لمحہ حیرت بڑھتی ہی جاتی ہے۔ ابن صفی کی سب سے بڑی خصوصیت میری نگاہ میں یہی ہے کہ وہ ایک جاسوسی کہانی میں مزاح اور شگفتگی برقرار رکھتے ہیں اور وہ بھی اس انداز سے کہ کہیں حالاتِ حاضرہ پر بحث ہے تو کہیں کسی اہم مسئلہ کے نکات کا بیان ہے کہیں سماجی اُلجھنوں کے خلاف آواز ہے تو کہیں معاشرتی خرابیوں پر سنجیدہ مشورے ہیں اور ان سب کے ساتھ جاسوسی کہانی کا انداز اپنی جگہ پر اٹل ہے۔

اس شمارہ میں ابن صفی کی کہانی کے علاوہ دلچسپ اور معلوماتی خبریں بھی ہیں۔ غزل بھی ہے اور ایک مضمون بھی ہے۔ نفسیات اس دور کا ایک اہم موضوع ہے اور جرائم کا نفسیات سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس دلچسپ مضمون کو قسط وار شائع کیا جائے گا۔

اس ماہ سے "گوشہ احباب" کے عنوان سے ایک نیا سلسلہ شروع کیا جا رہا ہے جس میں جاسوسی دنیا کے لاکھوں پڑھنے والوں کے خطوط کے اقتباسات شائع کیے جائیں گے۔

جنوری ۱۹۵۵ء: چیختے دریچے

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ صفحہ ۲ باقاعدہ فہرست مضامین پر مشتمل تھا جس کے بعد 'اداریہ' صفحہ ۳ پر تھا۔ اس ماہ کی فہرست مضامین کے مشمولات مندرجہ ذیل تھے: اداریہ (عباس حسینی) ص ۳، غزل (جوش ملیح آبادی) ص ۴، نفسیات اور جرائم (مجاور حسین) ص ۵، دلچسپ خبریں (ادارہ) ص ۷، کوائف عالم (ادارہ) ص ۱۰، چیختے دریچے (ابن صفی) ص ۱۲، خطرناک دشمن (ابن صفی) ص ۱۲۰، گوشہ احباب ص ۱۲۲، لطائف ص ۱۲۴ اور فلمی ریویو ص ۱۲۵۔ 'خطرناک دشمن' دراصل اگلے ناول کا اشتہار تھا۔

خطرناک دشمن ابن صفی کا ایک سنسنی خیز کارنامہ ہے۔

برف کے بھوت کے بعد سے ابن صفی نے اپنے قلم سے ایک نیا موڑ پیدا کیا ہے۔ اب اُنکی کہانیوں میں مزاح اور ہنسی کی پھلجھڑیوں کے ساتھ دل دہلا دینے والے بموں کے دھماکے بھی سنائی دیتے ہیں۔ پڑھنے والوں کا دِل دھڑکتا رہتا ہے کہ اب کیا ہوگا؟ اور اکثر تو ایک لحظہ کیلئے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کائنات ٹھہر گئی ہے۔ ہر چیز ساکن ہے۔ اور ایسے سناٹے میں صرف اپنا دل دھڑک رہا ہے۔ یہ بات پرہول سناٹا میں بھی تھی، چیختے دریچے میں بھی تھی مگر خطرناک دشمن میں اپنی پوری اٹھان پر ہے۔ راہل جیل سے کیوں چھوٹا؟ اُس سے لوگ اتنے خائف کیوں ہیں؟ وہ فریدی سے کیوں ڈرتا ہے؟ مسٹر پارکر کہاں چلے گئے؟ پھر ضرغام اچانک کیوں غائب ہوگیا؟ لوسی کون تھی؟ اُسے روشی نے کیوں قتل کیا؟ ہر قدم پر ہزارہا سوال اُٹھتے جاتے ہیں اور قاری کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی جاتی ہیں اور آخر میں جب مجرم سامنے آتا ہے تو پڑھنے والا اُچھل پڑتا ہے۔ فریدی کے علاوہ حمید کی دلچسپیاں بھی بہت ہیں۔ اُس کی چوہیا پر ہنسی بھی آتی ہے اور جھلاہٹ بھی سوار ہوتی ہے۔ مگر آخر حمید بھی فریدی ہی کا شاگرد ہے۔ اُس کے پاس کوئی بیکار چیز کیسے رہ سکتی ہے؟ قہقہوں اور حیرت انگیز واقعات کا یہ ناول جنگل کی آگ (خاص نمبر) کا پیش خیمہ ہے۔ اسی سے خاص نمبر کی اہمیت اور دلچسپی کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جنگل کی آگ میں مسخرہ قاسم بھی ہے اور اس بار انور اور رشیدہ کی سدابہار جوڑی بھی فریدی اور حمید کا ساتھ دے رہی ہے۔ ایک بھیانک اور ہیبتناک ماحول میں انور، قاسم اور حمید کی چونچیں۔ فریدی کے کارنامے اور ہولناک سناٹے میں گولیوں کی تڑتڑاہٹ میں قہقہوں کی گونجیں آپ کبھی نہ بھلا سکیں گے۔

فروری ۱۹۵۵ء: خطرناک دشمن

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ صفحہ ۲ پر شامل فہرست مضامین کے مطابق مندرجہ ذیل تھے: اداریہ (عباس حسینی)، نظم بہشت میلارام وفاؔ، لطیفیات اور جرائم (مجاور حسین)، دلچسپ تحریریں (ادارہ)، خطرناک دشمن (ابن صفی)، جنگل کی آگ (ابن

صفی)، گوشہ احباب، لطائف، حیرت انگیز معلومات۔ 'جنگل کی آگ' اگلے ناول کا اشتہار تھا۔ صفحہ ۱۲۷ پر ماہنامہ نکہت کے اشتہار سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابن صفی اُس زمانے میں بھی طغرل فرغان کے قلمی نام سے مزاحیہ مضامین لکھ رہے تھے کیونکہ "مستقل لکھنے والے" ناموں کی فہرست یہ تھی: ابن صفی، راہی، ذکی انور، ابن سعید، طغرل فرغان، حامد اختر، نازش پرتاب گڑھی۔

۳۷

ابن صفی جنگل کی آگ میں دنیا کے سامنے ایک نئے انداز سے ایک عالمگیر مسئلہ رکھتے ہیں۔ وہ مسئلہ جس کی بنیادوں نے ہٹلر کو جنم دیا تھا۔ جس نے مسولینی کو فاشزم سکھایا تھا۔ اور انہیں پر کیا منحصر ہے دنیا نے ایسے خونی دیوانے نہ جانے کتنے پیدا کیے ہیں جن کا عقیدہ یہ رہا ہے کہ کمزوروں کو زندہ رہنے کا حق نہیں ہے۔ جو خود اپنے کو طاقتور سمجھ کر دنیا کی حکومت کا خواب دیکھتے ہیں۔ یہ نازی تکنیک اور فاشی رجحان آج بھی ہر ملک میں ملے گا۔ کتنی ہی جماعتیں ایسی ہیں، کتنے افراد ایسے ہیں— اور اسی پس منظر کی بنیادوں پر ابن صفی نے جنگل کی آگ کی کہانی کے تانے بانے ترتیب دیئے ہیں۔ اس میں ایک ایسا بھیانک انسان ہے جو ساری دنیا کو اپنی ہتھیلیوں میں رکھنا چاہتا ہے۔ اُس کی گمراہ ذہانت نے اُسے شیطانی قوتوں کا حاکم بنا دیا ہے۔ انسانی زندگی کی اُس کے نزدیک اتنی ہی قدر و قیمت ہے کہ وہ اُن کے خون سے اپنے لئے کچھ سامان مرتب کر سکتا ہے۔ اُس کی ہیبتناک مشین اُس کے ہولناک "اسلحے" انسان کو دنگ کر دیتے ہیں لیکن جب آپ اُسے بظاہر دیکھیں گے تو آپ تصور بھی نہ کر سکیں گے کہ یہ انسان اتنا خوفناک بھی ہو سکتا ہے۔ وہ بہت شریف، نیک اور دنیا کو صلح و آشتی کا پیغام دینے والا نظر آئے گا۔ وہ کون ہے؟ یہ آپ کہانی میں ہی جان سکیں گے! اور اُس کا انجام؟ ابن صفی کی شاہکار ذہانت کا ایک انوکھا کارنامہ ہے۔ مجرم مر گیا؟ وہ زندہ ہے؟ مفرور ہے؟ کہاں ہے؟ کیسے ہے؟ ان سب سوالات کیلئے آپ کو تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔ انسپکٹر فریدی اس کیس میں بہت پریشان ہوتا ہے۔ اُس کا مخصوص اجازت نامہ چھن جاتا ہے۔ آئی جی اُس کے خلاف ہے۔ فریدی کے ایک بزرگ عرفانی قتل کر دیئے جاتے ہیں۔ دشمن کی جائے قیام کوئی بھی نہیں جانتا۔ شہر

کے ہنگامے ایک بلا اور مصیبت کی طرح نازل ہوتے ہیں۔ قتل و خون کا بازار گرم ہو جاتا ہے اور فریدی ایک پہاڑ کی طرح مردانہ وار ان کا مقابلہ کرتا ہے۔ جنگل میں پھیلی ہوئی ایک نئی اور بھیانک دُنیا بھی اُسکے ارادوں کو متزلزل نہیں کر پاتی اور ایک وقت تو ایسا بھی آ جاتا ہے جب سر جنٹ حمید بھی اُس کے خون کا پیاسا ہو جاتا ہے۔ حمید، اور فریدی کا دشمن؟ یہ ایک بات تھی۔

کبھی نہ بھولنے والی اس کہانی میں قاسم کی حماقتیں آپ کبھی نہیں بھول سکتے! حمید اور رشیدہ کا چند گھڑیوں کا رومان، بڑے بڑے بالوں والے بن مانس، قتل کے انوکھے طریقے، چچا آصف کی پریشانیاں اور ایک بھیانک انسان کا خونی پاگل پن ذہن پر نہ مٹنے والا نقش چھوڑ جاتا ہے۔

ابن صفی ان مصنفین میں سے ہیں جن کے ''شاہکار'' اور ''کارنامے'' کے الفاظ اب کمتر سے معلوم ہوتے ہیں۔ اُن کی کہانی کی مناسب تعریف کے لئے ادب کو نئے الفاظ کی تخلیق کرنی ہوگی۔ ہر ماہ اُن کی کہانیوں کیلئے لاکھوں نگاہیں راستہ تکتی رہتی ہیں۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے ہر طبقہ اور ہر مزاج کے لوگوں میں وہ یکساں محبوب ہیں۔ اُن کی تخلیق کئے ہوئے دو کردار آج عوام کے زندہ ہیرو سمجھے جاتے ہیں۔ یہ مقبولیت اور یہ اعزاز کسی بھی مصنف کیلئے ایک ریکارڈ ہے اور یہ صرف ابن صفی کا اعجاز ہے جو ایک چیلنج کی صورت میں عالمی جاسوسی ادب میں اپنا وہ مقام رکھتا ہے جہاں کوئی اُس کی گرد کو بھی نہیں پہونچ سکتا۔

جاسوسی دنیا میں نئے اضافے: جاسوسی دنیا اور اس طرح کے شائع ہونے والے تمام ماہناموں میں کچھ ماہ قبل سے آپ تبدیلیاں محسوس کر رہے ہوں گے اور اس سلسلے میں ہمارے بہت سے ساتھیوں نے ان تبدیلیوں کے بارے میں ہمیں لکھا بھی ہے۔

ہمیں محکمہ ڈاک کے پوسٹ ماسٹر جنرل کی طرف سے احکامات ملے تھے کہ رسائل و جرائد میں خبروں اور افکار تازہ کی شمولیت لازمی ہے اور اس حکم کی تعمیل بھی کر دی گئی تھی لیکن اب محکمہ ڈاک کا یہ اصرار ہے کہ کم و بیش پچاس فیصدی خبروں [کذا: خبریں] اور افکار تازہ شامل رہنا چاہئے ورنہ ہمارا وہ رجسٹریشن نمبر ضبط کرلیا جائیگا جس کے ذریعہ سے ہمیں ٹکٹ کی رعایت حاصل ہے۔ یہ خبر صرف الہ آباد کے پبلشروں کے لئے نہیں بلکہ پورے ہندوستان کے مستقل کہانی دینے والے پبلشروں کے لئے پریشان کن اور غیر اطمینان بخش

ہے۔اس سلسلے میں مختلف عرضداشتیں اور وفود بھیجے جا چکے ہیں اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔ ہمیں پوری اُمید ہے کہ حکومت ہند ہماری تجارتی دشواریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور ملک میں صحافت کی ترقی کی خاطر اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرے گی۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ مسئلہ کیا صورت اختیار کرے گا لیکن ہمیں اتنا اطمینان ضرور ہے کہ اگر آپ کا تعاون اور آپ کا خلوص ہمارے ساتھ ہے تو ہم ہر صورت اور ہر حال میں آپ کی خدمت سے کبھی پیچھے نہ ہٹیں گے۔ان تمام نئے نئے اضافوں کے ساتھ آپ نے یہ بھی محسوس کیا ہوگا کہ ہم نے ریڈنگ مَیٹر میں ابھی تک کسی قسم کی تخفیف نہ کی ہے اور نہ ایسا کرنے کا کوئی خیال ہے۔

جاسوسی دنیا کی بلیک مارکیٹ: جاسوسی دنیا کی بلیک مارکیٹ کی خبریں عرصے سے ہمیں مل رہی ہیں لیکن اسنے وہ صورت اختیار نہیں کی تھی جو فی الحال پاکستان میں پیدا ہو گئی ہے۔تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں کہ وہاں جاسوسی دنیا کے عام شمارے نو آنے کے بجائے ایک روپیہ چار آنے اور خاص نمبر ایک روپے کے بجائے دو روپے میں فروخت کیے جا رہے ہیں۔ یہ خبر بیشک جاسوسی دنیا کی عدیم النظیر مقبولیت ظاہر کرتی ہے لیکن ہمیں اس سے انتہائی دُکھ پہنچا ہے۔جاسوسی دنیا کی موجودہ قیمت اسی لئے اتنی کم رکھی گئی ہے کہ وہ ہر شخص تک بہ آسانی پہنچ سکے اور ویسے بھی اپنی پوری صحافتی اور کاروباری زندگی میں ہم بلیک مارکیٹ کے خلاف رہے ہیں۔ہم اپنے پاکستان کے تمام ساتھیوں سے یہ اپیل کریں گے کہ وہ اپنے یہاں کی حکومت پر دباؤ ڈالیں اور اپنے ایجنٹوں کو مجبور کریں کہ جاسوسی دنیا کی زیادہ سے زیادہ کاپیاں وہاں پہنچ سکیں اور بلیک مارکٹ بند ہو سکے۔

مارچ ۱۹۵۵ء: جنگل کی آگ

اس کتاب کا پہلا ایڈیشن میرے پاس موجود ہے۔ حالت خستہ، سرورق ندارد۔ ناول کے شروع میں فہرست شامل نہیں تھی۔ غالباً خاص نمبر کی ضخامت کی وجہ سے اس دفعہ پہردی کے اجزاٗ نہیں تھے یا صفحہ ۱۸۹ کے بعد تھے (میرے پاس جو نسخہ ہے اُس کی حالت خستہ ہے اور وہ صفحہ ۱۸۹ پر اگلے ناول کے اشتہار کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔ معلوم نہیں اس کے بعد مزید صفحات تھے یا نہیں)۔

ابن صفی نے اپنی ہر کہانی میں کچھ نئے اورانوکھے کردار دنیا کے سامنے رکھے ہیں۔برف کے بھوت اور جنگل کی آگ کا قاسم، پتھر کی چیخ کی ذہنی طور پر بیمار لیڈی افروز جہانگیر، چیختے دریچے کی چڑچڑی سلیمہ، شاہی نقارہ کا حکیم ارسلانوس اوراسی طرح ہر کہانی میں ایک نیا ایک کردار ایسا ضرور ہوتا ہے جوانسان کے ذہن پر غیر فانی نقش چھوڑ جاتا ہے۔ یہ کردار جہاں بیحد عجیب وغریب ہوتے ہیں وہاں بہت اہم نفسیاتی نکات کی تشریح بھی ان سے ہوجاتی ہے۔

کچلی ہوئی لاش میں بھی ایک ایسا ہی کردار ہے!

ایک عورت بیک وقت پانچ مردوں سے دلچسپی رکھتی ہے!اس کا منگیتر قتل ہوجاتا ہےاوروہ نہ اس خبر سے خوش ہوتی ہےاور رنجیدہ! اس کا کردار کیا ہے؟ ابن صفی نےفریدی کی زبان سے اُس کی اوراس کی طرح کی اور عورتوں کے کردار کی بڑی اچھی تشریح پیش کی ہے۔اس کہانی میں آوارہ ماحول کی گندگی کا تذکرہ بھی ہے۔ جہاں شرافت اور عصمت کا بیوپار ہوتا ہےاور پاکیزگی عیاشی کے ہاتھوں بکتی ہے۔جاسوسی مصنف ابن صفی اس "سماجی بیہودگی" کا پردہ فاش کرتے ہوئے اپنے فن کی انتہائی بلندیوں پر نظر آتا ہے۔

کچلی ہوئی لاش کی سب سے بڑی خصوصیت ایک اور ہے۔وہ یہ کہ اس کی کہانی ایک ایسے مجرم سے تعلق رکھتی ہے جو آج کی جرائم کی دنیا میں بہت عام ہے۔ایک بھی واقعہ آپ کو ایسا نہ ملے گا جس کی نوعیت دور حاضر کے عام اور معمولی جرائم سے مختلف ہو۔انسان کا دماغ کس کس طرح شکوک وشبہات میں پھنس کر اصل واقعے سے دُور ہوجاتا ہےاس کی بہترین مثال کچلی ہوئی لاش میں اشرف کا قتل ہے۔

اس کہانی کی یہ سادگی اس کی جان ہے۔میرا ذاتی خیال ہے کہ ابھی تک کسی بھی مصنف نے، یہاں تک کہ ابن صفی نے بھی اس سے قبل قتل کے ایک ادنیٰ واقعے اور ایک عام جرم پر اتنی دلچسپ اور پُراسرار کہانی نہیں لکھی۔کچلی ہوئی لاش اس اعتبار سے اپنی طرز کا واحد اور منفرد کارنامہ ہے۔

گذشتہ شمارہ جنگل کی آگ خاص نمبر تھا۔اس خاص نمبر کی پسندیدگی کا اظہار جس طرح سے کیا گیا ہے